OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 https://www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v2.03(21)u16.214-227

پاکستانی معاشرہ میں خودکشی کے اسباب و محرکات اور اسلامی تعلیمات

Causes and Motivations of suicide in Pakistin society and Islamic teachings

Dr. Najma Bano
Chairperson Department of Arabicand Islamic Studies, Government College Women University of Faisalabad.
Email: drnajmabano@gmail.com. ORCID ID (0000-0001-8435-5949

Hina Naz
Ph.D Research scholar, Department of Arabic and Islmic Studies, The university of Faisalabad.
Email: naz8075@gmail.com. ORCID ID (000-0002-6651-4165)

Received on: 17-10-2021 Accepted on: 18-11-2021

Abstract

Islam is performing its duty to guide the human beings from the very first day of the creation of universe, this process will continue till the day of judgment. Islam is the religion of peace, safety, love and care, the concept of saving the life is built on strong foundation. According to the teaching of Islam only that person is Muslim from Whom the life and property of others Muslims and non Muslims is safe and sound, the piety and safety of human life holds basic importance in Islam. To kill any body without any reason is haram and an act of paganism (Kufr). Islam makes human life respectable to desire for death is prohibited. All such incentives are discouraged which may be threat to human life. Suicide is considered an evil action in Quran and Hadith. A materialistic person as well as a materialistic nation both are the victim of disappointment. A Materialistic person depends on material resource to lead his life. He is disappointed when all these things seem useless to him. When a person is disappointed, he commits suicide and when a nation is disappointed, it is its death, that's why the concept of suicide is very horrifying in human civilization. This article will be useful for the youngesters in learning how to face life situation and difficulties bravely and avoid actions like committing suicide.

Keywords: Suicide, Judgement, Paganism, Prohibted, Materialistic.

اسلام تکریم انسانیت کا دین ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کو نہ صرف امن آشتی، تحمل و برداشت اور بقائے باہمی کی تعلیم دیتا ہے بلکہ ایک دوسرے کے عقائد و نظریات اور مکتب و مشرب کا احترام بھی سکھاتا ہے۔ یہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ بلا تفریق رنگ و نسل تمام انسانوں کے قتل سے ممانعت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تکریم انسانیت کے حوالے سے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

”من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا“(1)

''جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے کی سزا) کے (بغیر، ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا۔''

اس آیت مبارکہ میں انسانی جان کی حرمت کا مطلقاً جو ذکر کیا گیا ہے جس میں مرد یا عورت، چھوٹے بڑے، امیر و غریب حتیٰ کہ مسلم اور غیر مسلم کسی کی تخصیص نہیں کی۔ قرآن نے کسی بھی انسان کو بلاوجہ قتل کرنے کی نہ صرف سخت ممانعت فرمائی ہے۔ بلکہ اسے پوری انسانیت کا قتل ٹھہرایا ہے۔ جہاں تک قانون قصاص وغیرہ میں قتل کی سزا، سزائے موت ہے تو وہ انسانی خون ہی کی حرمت و حفاظت کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک مومن کے جسم و جان اور عزت و آبرو کی اہمیت کعبۃ اللہ سے بھی زیادہ ہے:

''عن عبداللہ بن عمرقال: رأیت رسول اللہ ﷺ یطوف بالکعبة، ویقول، ماطیبک و اطیب ریحک، ما اعظمک اعظم حرمتک، والذی نفس محمد بیدہ، لحرمة المومن اعظم عنداللہ حرمة منک مالہ ودمہ، وان نظن بہ الاخیرا''[(2)]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا، اور یہ فرماتے سنا: (اے کعبہ) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہیے۔''

مندرجہ بالا قرآن و حدیث کی روشنی میں انسانی جان کی قدر و قیمت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ دوران جنگ بھی اسلام غیر محارب لوگوں کے قتل عام کی اجازت نہیں دیتا۔ میدان جنگ میں بھی بچوں، عورتوں، ضعیفوں، بیماروں، مذہبی رہنماؤں اور تاجروں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

تحفظ حیات کی بقا کا اندازہ حجۃ الوداع سے لگایا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے حقوق و فرائض کی فکری اساس اور عملی نفاذ پر مبنی تاریخ ساز، دائمی، جامع اور ہمہ گیر منشور انسانی حقوق ''خطبہ حجۃ الوداع'' کی شکل میں عطا فرما کر فلاحی اسلامی معاشرہ کی بنیاد رکھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس موقع پر انسانی جان و مال کے تلف کرنے اور قتل اور غارت گری کی خرابی و ممانعت سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک تمہارے خون اور مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں (مقرر کی گئی) ہے۔ اس دن تک جب تم اپنے رب سے عرض گزار ہوئے۔ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ اب چاہیے کہ (تم میں سے ہر) موجود شخص اسے غائب تک پہنچا دے کیونکہ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جن تک بات پہنچائی جائے تو وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتے ہیں (اور سنو) میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔''[(3)]

اس متفق علیہ حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم ﷺ نے صراحتاً یہ فیصلہ صادر فرما دیا کہ جو لوگ آپس میں خون خرابہ کریں گے مسلمانوں کا

خون بہائیں گے وہ مسلمان نہیں بلکہ کفر کے مرتکب ہیں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مومن کے قاتل کی سزا جہنم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لوان اھل السماء واھل الارض اشترکوافی دم مومن لاکبھم اللہ فی النار''(4)

''اگر تمام آسمانوں اور زمین والے کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تب بھی یقیناً ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا۔''

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں قاتل کو آگ کے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ اسلام نے جہاں بنیادی انسانی حقوق کا منشور دیا وہاں ان حدود سے باہر نکلنے والوں کے لیے سزائیں مقرر فرما کر انسانی حقوق کے گرد ایک مضبوط حصار کھینچ دیا۔ ان سزاؤں کا نفاذ تحفظ حیات کو فروغ دینا تھا۔ اسلام میں سزا و جزا کے تصور نے انسان کو زندگی کے فلسفۂ حیات کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

خودکشی کا مطلب ہے کہ اپنے ہاتھ سے خود اپنی زندگی کا خاتمہ کرنا یا کسی اور کی مدد سے خود کو ہلاک کرنا۔ انگریزی لفظ Suicide بمعنی ''خودکشی'' لاطینی زبان سے نکلا ہے۔ Suicide میں Sui کا مطلب ''خود'' جب کہ Caedere کا مطلب ہے ''ہلاک کرنا''(5) عربی زبان میں خودکشی کے لیے انتحار، ینتحر اور منتحر کے الفاظ مستعمل ہیں۔(6)

''خودکشی ایک ایسا فعل ہے جس میں کوئی شخص اپنی مرضی و نیت سے خود ایسا کام کرتا ہے جس سے اس کی زندگی موت کی آغوش میں جا کر سو جائے۔''

خودکشی کے موضوع پر J.Choron نے تحقیق کے ذریعے ثابت کیا کہ قدیم زمانوں میں اس فعل کے لیے کئی اصطلاحات استعمال ہوتی تھی مثلاً ''Sua manucadere'' یعنی کوئی شخص خود اپنے ہاتھوں موت کے منہ میں چلا گیا ''Sibimortem conscisere'' یعنی کسی شخص نے اپنی موت خود پیدا کی۔

''Vim sibi inferred'' کسی نے خود اپنے اوپر تشدد کیا اور انگریز لوگوں نے اس فعل کے لیے Felo-de-se کی اصطلاح استعمال کی یعنی مرنے والے نے اس فعل کا جرم بھی کیا۔ انگریزی تاریخ میں Suicide کا لفظ سترھویں صدی عیسوی میں پہلی بار استعمال ہوا۔(7)

جرمن زبان میں اس عمل کے لیے پہلی بار اٹھارہویں صدی عیسوی کے آخر میں لفظ ''Selbsttotug'' استعمال ہوا جو کہ رفتہ رفتہ بدل کر ''Selbstmord'' یعنی خود قاتل بن گیا ایک لفظ ''Lebensmuder'' بھی کہیں کہیں استعمال ہوتا تھا۔ جس سے مراد تھا کہ مرنے والے نے قتل یا کسی دوسرے جرم میں شرکت نہیں کی بلکہ اپنی مایوسیوں کو ختم کرنے کے لیے اس فعل کا ارتکاب کیا ہے لیکن Suicide کے لفظ نے اتنی مقبولیت حاصل کی کہ یہ بہت کم مدت میں زبان زد عام ہو گیا اور پھر ڈرخائم Durkheim(8) ایک مشہور فرانسیسی ماہر عمرانیات نے اپنی کتاب میں ''Suizid'' استعمال کر کے اسے امر کر دیا۔

جاپان میں ہیرا کیری یا ہارا کیری ''Hara Kiri'' اور بھارت میں ستی کے نام مستعمل تھے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خودکشی فعل حرام ہے اس کا مرتکب اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اور جہنمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس خطہ زمین کو دین

اسلام کی روشنی کے لیے چنا اور اسے منور کیا وہاں کے مسلمانوں میں اس فعل کی ناپسندیدگی پیدا ہی نہ ہونے دی وہاں کے معاشرتی و معاشی حالات خواہ کتنے ہی بگڑتے رہے ہوں جنگ و امن معاملات میں خواہ کتنی ہی ابتری رہی ہو۔ رسم و رواج کی دلدل میں مسلمان خواہ کتنے ہی دھنسے رہے ہوں مگر یہ بات مسلمہ رہی ہے کہ کسی بھی مکتب فکر کے لوگوں میں خودکشی کی روایات نہ پنپ سکی۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ان تجتنبو کبائر ما تنھون عنه نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما''

''اگر تم بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب رکھو گے تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مکانوں میں داخل کریں گے''۔(9)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کو ضمانت دی ہے کہ وہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان سات گناہوں سے بچو جو ہلاک کرنے والے ہیں پوچھا گیا کہ حضور ﷺ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور اسے قتل کرنا جس کا قتل حرام ہو ہاں اگر کسی شرعی وجہ سے اس کا خون حلال ہو گیا ہو تو اور بات ہے اور جادو کرنا، سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور میدان جنگ سے کفار کے مقابلے سے بھاگ کھڑے ہونا اور بھولی بھالی پاک دامن مسلمان عورتوں کو تہمت لگانا۔(10) مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے زندگی اور موت کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہے جس طرح کسی دوسرے شخص کو موت کے گھاٹ اتارنا پوری انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے اسی طرح اپنی زندگی کو ختم کر دینا اسے بلاوجہ تلف کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ فعل ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ولا تقتلوٓا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما o ومن یفعل ذٰلک عدوانا وظلما فسوف نصلیه نارا وکان ذٰلک علی اللہ یسیرا''(11)

''اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے اور جو تعدی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب جہنم میں داخل کریں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے۔''

ہر عاقل کو اس سخت عذاب سے ڈرنا چاہیے دل کے کان کھول کر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سن کر حرام کاریوں سے اجتناب کرنا چاہیے اگر گناہوں کے ارتکاب پر سچے دل سے معافی مانگی جائے تو اللہ رحیم کریم ہے وہ یقیناً معاف کرے گا۔ اسلام کی نظر میں انسان کی جان کی اتنی قدر و قیمت ہے کہ وہ مصائب کے وقت براہ راست موت کی تمنا یہاں تک کہ اس کی دعا کرنے سے بھی منع کیا ہے انسان کتنا ہی متقی اور پرہیزگار ہو اور خواہ کتنی ہی نیکیاں کمائی ہوں اور بھلائی کے کام کئے ہوا گر وہ دنیاوی پریشانیوں اور ناکامیوں سے پیچھا چھڑوانے کے لیے خودکشی کرتا ہے تو وہ غلطی کرتا ہے موت کا وقت متعین ہے یہ اپنے مقررہ وقت پر آئے گی۔

حضور اکرم ﷺ نے خودکشی جیسے بھیانک اور حرام فعل کے مرتکب کو دردناک عذاب کی وعید کی:

"عن ابی هریرہ عن النبیﷺ :الذی یطعن نفسه انما یطعنها فی النار والذی یتقهم فیها یتقهم فی النار، والذی یخنق نفسه یخنقها فی النار"(12)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی جان کو کوئی چیز چبا کر ختم کرلیتا ہے تو وہ دوزخ میں بھی ہمیشہ اسی طرح خود کو ختم کرتا رہے گا۔ اس طرح جو شخص اپنی جان کو گڑھے وغیرہ میں پھینک کر ختم کرتا ہے تو وہ دوزخ میں بھی ایسے ہی کرتا رہے گا اور جو شخص اپنی جان کو پھانسی کے ذریعے ختم کرتا ہے تو وہ دوزخ میں بھی ایسے ہی کرتا رہے گا۔"

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے کسی بھی چیز کے ساتھ خودکشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں (ہمیشہ) اس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔"(13)

مندرجہ بالا احادیث کے کلمات جن میں حضور ﷺ نے خودکشی کے عمل کو دوزخ میں جاری رکھنے کا اشارہ فرمایا ہے گویا یہ دوہرا عذاب ہے جو ہر خودکش کا مقدر ہو گا۔ اللہ کی رحمتوں سے مایوسی انسان کو کفر کی طرف لے جاتی ہے اور انسان اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی زندگی کو تلف کرکے کبھی نہ ختم ہونے والے عذاب میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

خودکشی کے بارے میں فقہا اکرام کی رائے:

شریعت اسلامی میں اصول یہ ہے کہ مجنی الیہ (جس پر زیادتی ہوئی ہو جو ہدف جرم بنا ہے) اگر جرم پر راضی ہو اور مجرم کو اس کے ارتکاب کی اجازت دے دے تو بھی وہ جرم مجرم کے لیے جائز نہیں اور نہ اس رضا کا مجرم کی فوجداری مسؤلیت پر کوئی اثر پڑتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور ان کے اصحاب کی رائے یہ ہے کہ قتل کی اجازت دے دینے سے قتل جائز نہیں ہو سکتا اس لیے کہ تحفظ جان اس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے بارے میں نص موجود نہ ہو اور فعل بدستور ناجائز رہے گا۔

امام مالکؒ (م ۱۷۹ھ) کے مسلک کی رائے یہ ہے کہ اجازت قتل سے قتل جائز نہیں ہوتا اور نہ اس کی سزا ساقط ہوتی ہے۔

امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) کے مسلک میں بھی اجازت قتل سے نہ قتل جائز ہوتا ہے اور نہ سزا ساقط ہوتی ہے عمداً اور خطا دونوں طرح کی خودکشی میں مرنے والوں کے مال میں کفارہ لازم ہے۔(14)

امام احمدؒ (م ۱۸۹ھ) کے مسلک کے بعض فقہا پیروکار بھی امام شافعیؒ کی رائے کے قائل ہیں مگر وہ کفارہ اس شخص کے مال میں واجب سمجھتے ہیں جس نے خودکشی کی ہو۔ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے مسلک کی ایک رائے کے مطابق خودکشی میں کوئی کفارہ نہیں ہے۔

اس شخص نے خودکشی کے فعل کو حلال سمجھ کر کیا حالانکہ اس کو خودکشی کے حرام ہونے کا علم تھا تو وہ کافر مر جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عذاب پاتا رہے گا کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور یہ اس صورت میں ہے کہ وہ حرام لذاتہ ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو اور وہ ضروریات دین کی حد تک ہو۔(15)

ہمیشہ عذاب میں رہنے کے دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ طویل مدت تک عذاب میں رہے گا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ خودکشی کی سزا تو یہی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مومنین پر کرم فرمایا اور خبر دے دی کہ جو ایمان پر مرے گا وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل جنت کر دیا جائے گا۔(16)

مندرجہ بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ خودکشی جیسے مکروہ انسانی فعل کی سختی سے مزاحمت کی گئی ہے اور دردناک عذاب کی وعید بھی انسان کو اس فعل سے روکنے کے لیے ہے تاکہ انسان اس فعل کو سرانجام دینے سے پہلے اس دردناک عذاب سے واقف ہو جو کہ آخرت کی دائمی زندگی میں ملنے والا ہے۔

مختصراً اسلام اپنی تعلیمات اور افکار و نظریات کے لحاظ سے کلیتاً امن و سلامتی ، خیر وعافیت اور حفظ وامان کا دین ہے اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک مسلمان اور مومن صرف وہی شخص ہے جو نہ صرف تمام انسانیت کے لیے پیکر امن و سلامتی اور باعث خیر وعافیت ہو بلکہ وہ امن وآشتی، تحمل و برداشت، بقاء باہمی اور احترام آدمیت جیسے اوصاف سے متصف بھی ہو۔

پاکستانی معاشرہ اور خودکشی:

مثالی یا بہترین معاشرہ وہ معاشرہ کہلاتا ہے جہاں کسی قسم کی بدنظمی یا بے ترتیبی نہ پائی جائے یعنی اس کے تمام معاشرتی اداروں میں ہم آہنگی پائی جاتی ہو کائنات کے بغور مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس نظام میں قدرتی توازن پایا جاتا ہے دن رات کا آنا اور جانا، سورج اور چاند کا طلوع اور غروب ہونا وغیرہ۔ایک معاشرہ اسی وقت ترقی کی منازل طے کر سکتا ہے جب اس کے تمام نظام میں ہم آہنگی اور ربط پایا جائے اس وقت دنیا میں کوئی معاشرہ ایسا نہیں ہے جس میں یہ تمام خصوصیات پائی جائیں اور وہ بہترین معاشرہ کہلا سکے لہٰذا اس بدنظمی اور بے ترتیبی کی بنا پر آئے دن مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

معاشرتی مسئلے سے مراد معاشرے کی ایسی حالت ہے کہ جب معاشرتی اقدار اور لوگوں کے طرز عمل میں مطابقت قائم نہ ہو اور لوگ حکومتی مشینری کی کارکردگی سے مطمئن نہ ہوں۔ ایسے معاشرتی حالات ملکی یک جہتی اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔

''A Social Problem is a condition that at least some people in a community view as being undersirable''(17)

بقول ہارٹن اور لیزلی:

'' Social Problem is a condition affecting significant number of people in ways considered undesirable and about which it is felt something can done through collective social action.''(18)

مندرجہ بالا تعریفوں کی روشنی میں معاشرتی مسئلہ کا سائنسی تصور مندرجہ ذیل نکات کا حامل معلوم ہوتا ہے۔

معاشرتی مسئلہ اکا دکا افراد کو متاثر نہیں کرتا بلکہ کافی لوگ اس کی زد میں آجاتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں تو مسئلہ کی شدت کو اخباری فیچروں، خبروں اور اداریوں کے کالموں سے جانچا جا سکتا ہے۔ یہ تاثر ہمیشہ منفی یا نقصان دہ یا ناپسندیدہ ہوا کرتا ہے۔ معاشرتی مسئلہ کے حالات پر قابو پانا بھی معاشرے کے اختیار میں ہوا کرتا ہے۔

مندرجہ بالا تشریح سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ معاشرتی مسائل کسی بھی ملک کی بنیاد کو ہلا دینے کے لیے کافی ہوتے ہیں بروقت ان کا حل بے حد ضروری ہوتا ہے ورنہ ایسے ممالک صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں جہاں ان مسائل کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی پاکستانی معاشرہ میں دن بدن مسائل بڑھتے جا رہے ہیں جس کی بدولت معاشرہ میں بدنظمی واضح طور پر نظر آ رہی ہے پاکستان میں پائے جانے والے مسائل درج ذیل ہیں۔

- آج ترقی یافتہ دور میں غربت وافلاس سب سے بڑا معاشرتی مسئلہ ہے۔ ساری دنیا خصوصاً ایشیاء، افریقہ اور لاطینی امریکہ میں بسنے والے لوگ خاص طور پر غربت کی زد میں ہے۔ 2020ء میں ورلڈ بنک کے مطابق پاکستان میں غربت کی شرح 4.4 فیصد سے بڑھ کر 5.4 فی صد ہو چکی ہے اور دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے لوگ انتہائی مفلسی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں۔ غربت کا معاشرتی زندگی پر براہ راست اثر پڑتا ہے یہاں تک کہ لوگ اپنی زندگیاں تلف کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔
- شہری آبادی اور شہری حدود میں اضافہ شہر بندی کہلاتا ہے مشہور ماہر آبادیات (demography) جان ایف ویکس نے شہر بندی کو اس طرح بیان کیا ہے:

"Urbanization is the process whereby the proportion of people who live in urban places increases."(19)

اکنامک سروے ۲۰۱۳-۲۰۱۲ کے مطابق پاکستان میں ۶۲ فیصد آبادی دیہی علاقوں اور ۳۸ فیصد آبادی شہروں میں رہتی ہے جو کہ 4.5 کروڑ ہے اس کے مطابق پاکستان کا ہر تیسرا فرد شہر میں رہتا ہے۔ موجودہ دور میں پاکستان کی کل آبادی 227،094،569 لوگوں پر مشتمل ہے اور جس میں سے 220،892،340 افراد شہروں میں مقیم ہیں اور باقی آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے اور ذیل میں دیے گئے جدول سے شہری آبادی میں اضافے کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

Year	Population	Yearly % change	Yearly change	Migrants
2020	220,892,340	2.00%	4,327,022	-23
2019	216,565,318	2.04%	4,337,032	-23
2018	212,228,286	2.08%	4,322,077	-23
2017	207,906,209	2.10%	4,274,856	-23
2016	203,631,353	2.11%	4,204,389	-23
2015	199,426,964	2.14%	4,000,465	-21

ایک اندازے کے مطابق ۲۰۳۰ء میں پاکستان کی ۵۰ فیصد آبادی شہروں میں رہتی ہو گی۔(20) دیہاتوں میں رہنے والے لوگ شہروں کی طرف نقل مکانی کر رہے ہیں جس کی وجہ سے شہروں میں آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے بیشتر مسائل جنم لے رہے ہیں۔

- پاکستانی معاشرہ میں جہالت معاشرتی مسائل کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تعلیم کو عام کرنا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے یہی وجہ ہے کہ ان پڑھ اور جاہل طبقہ مسائل کا بہادری سے سامنا نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان کا نظام تعلیم کتابی ہے اس کا عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے تعلیمی انحطاط میں غیر ملکی زبان کا بڑا ہاتھ ہے۔ پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے

چوہتر سال ہوگئے ہیں ابھی تک حکومت فیصلہ نہیں کر پا رہی کہ انگریزی اور اردو زبان میں سے کس کا چناؤ کیا جائے۔ حصول تعلیم کے بعد نوجوان طبقہ روزگار نہ ملنے کی وجہ سے جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں دوسری تہذیبوں کی تقلید کے سلسلے میں ہمارا معاشرہ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود جہالت کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز ہے تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایسے افراد کو تیار کیا جائے جس کی مدد سے وہ زندگی کے تمام افعال کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے قابل ہوں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیم کے ذریعے عقل اور شعور کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مسلمان دنیا میں اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکے۔

- مفلسی سے مراد ایسے معاشی اور معاشرتی حالات ہیں جس میں کسی کیمونٹی کے ارکان کی آمدنی اتنی قلیل ہو کہ وہ لوگ اپنی کم از کم جائز احتیاجات کو کماحقہ پورا کرتے وقت دقت محسوس کریں مفلسی نہ صرف ایک معاشی مسئلہ ہے بلکہ یہ نفسیاتی اور معاشرتی نکتہ نظر سے بھی ضرر رساں ہے۔ مفلسی اور بے روزگاری کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کارل پر برام کے نزدیک:

''بے روزگاری ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس میں کام کرنے والے افراد کی تعداد کام کرنے کے دستیاب مواقع سے زیادہ ہوتی ہے۔''(21)

کسی کیمونٹی کے افراد کو روزگار نہ ملے تو مفلسی خود بخود آجاتی ہے بے روزگار لوگ معاشرتی مسائل کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، ایم اے پاس پرائیویٹ سکول میں ۴۰۰۰ کی تنخواہ پر نوکری کرنے پر مجبور ہے۔ جب تک پاکستانی معاشرہ میں مفلسی ختم نہ ہو، تعلیم یافتہ افراد کو ان کی قابلیت کے مطابق نوکری نہ ملے گی تب تک یہ معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا۔ مفلسی اور بے روزگاری کے ہاتھوں مجبور ہو کر کمزور اعصاب لوگ اپنے آپ کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرتی مسائل میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

- معاشی بحران کے دوران جب کسی وجہ سے بھی محرومیاں اور ناکامیاں اکٹھی ہو جاتی ہے تو اس کے رد عمل کے طور پر انسان اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس ضمن میں:

خودکشی کا رجحان انہی مایوسیوں کے رد عمل کے طور پر پیدا ہوتا ہے۔

معاشی حالات کی خرابی مایوسیوں کو زیادہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

معاشی حالات کی خرابی خاندانی تباہی کا سبب بنتی ہے۔

ایمائل ڈرخائم نے اپنی تحقیق میں یہ بات بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ معاشی بدحالی کے آخری لمحوں کے ساتھ ساتھ مردوں میں خودکشی سے پسندیدگی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

پاکستانی معاشرہ میں مردوں میں معاشی بحران میں خودکشی کی شرح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے نان ونفقہ کی ذمہ داری مردوں کے کندھے پر ڈالی ہے تو اس وجہ سے کہ مرد اعصابی طور پر عورتوں سے مضبوط ہوتے ہیں زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں ان مشکلات سے نبرد آزما ہونے میں ہی ہماری آزمائش ہے جس طرح انسان خوش حالی کے دنوں میں خوش و مطمئن رہتا ہے اسی طرح بدحالی کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے تمام مسائل سے نبرد آزما ہونے کی کوشش کرنی چاہیے اور خودکشی جیسے فعل کو پاکستانی معاشرہ

کی جڑوں سے نکال کر پھینک دینا چاہیے۔

- کرپشن کو اردو میں بدعنوانی کہتے ہیں کرپشن ایک ایسی بیماری ہے جو کہ دنیا کے تمام معاشروں میں پائی جاتی ہے کرپشن کسی بھی ملک کے سیاسی وانتظامی ڈھانچے کو اندر سے دیمک کی طرح کھوکھلا کر دیتی ہے۔ کرپشن اداروں کو تباہ کر کے میرٹ کی دھجیاں بکھیر دیتی ہے جب کرپشن کی شرح حد سے زیادہ بڑھ جائے تو معاشروں کا انتظامی ڈھانچہ تباہی کا شکار ہو جاتا ہے پاکستانی معاشرہ میں وسائل کا کم ہونا، بلند شرح ٹیکس، سرکاری ملازموں کی تنخواؤں کا کم ہونا، سخت قوانین کا فقدان، کمزور نفاذ قوانین، کرپٹ سرکاری اہلکار کرپشن کو پھیلانے میں اہم کردار کرتے ہیں۔ بد قسمتی سے پاکستان دنیا کے ان ملکوں میں شامل ہے جہاں کرپشن کی شرح بہت زیادہ ہے۔ ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل کے مطابق پاکستان میں سالانہ کھربوں روپوں کی کرپشن ہوتی ہے جو کہ پوری قوم کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔
- رشوت لینا اور دینا دونوں اسلام کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ ہیں۔ فرمان الٰہی:

ولا تاکلوٓا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھآ الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون ۔''(22)

''اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ اس کو (رشوۃ) حاکموں کیے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر کھا جاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو''۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''الراشی والمرتشی کلھما فی النار''(23)

''رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہے۔''

اسلامی تعلیمات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں رشوت لینا اور دینا ایک سنگین جرم ہے۔ لیکن موجودہ دور میں پاکستان میں روز بروز مسائل میں تیزی سے اضافہ اسلامی تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ ۱۱ اگست ۲۰۱۴ کو لاہور میں ایک لڑکی کے والدین جنھوں نے اپنی بیٹی کو انصاف نہ ملنے کی بناء پر تھانیدار اور پولیس سٹاف کے سامنے دیواروں کے ساتھ ٹکریں مار کر خودکشی کی کوشش کی۔ کیونکہ ان کی بیٹی کے ساتھ زیادتی کی گئی تھی یہ رشوت ہی تھی کہ پیسے نے سارے نظام کے منہ پر تالا لگا دیا ہے جب ایک نظام میں حق دار کو حق نہیں ملتا تو اس معاشرے کے لوگ اپنے آپ کو ختم کر کے اپنی پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لیے خودکشی جیسے فعل کا ارتکاب کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے پاکستان کے معاشرتی مسائل میں دہشت گردی ایک نئے مسئلے کے طور پر سامنے آیا ہے مسلمان مجموعی طور پر دہشت گردی کی مذمت اور مخالفت کرتے ہیں اور اسلام کے ساتھ اس کا دور کا رشتہ بھی قبول کرنے کو تیار نہیں ہے۔ دہشت گردوں کی طرف سے مسلح فساد انگیزی، انسانی قتل و غارت گری، دنیا بھر کی پرامن انسانی آبادی پر خودکش حملے، مساجد، مزارات، تعلیمی اداروں، بازاروں، سرکاری عمارتوں، ٹریڈ سنٹروں، دفاعی و تربیتی مرکزوں، سفارت خانوں گاڑیوں اور دیگر پبلک پر بم باری جیسے انسان دشمن، سفاکانہ اور بیہمانہ

اقدامات آئے روز کا معمول بن چکا ہے۔ موجودہ دور میں دہشت گردی کا خاتمہ کرنا بے حد ضروری ہے ورنہ پاکستان کا انتظامی ڈھانچہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

ملت اسلامیہ کے ہمہ گیر زوال کی وجہ سے اسلامی تہذیب کا روئے زمین پر کوئی کامل نمونہ دکھائی نہیں دیتا اس کے باوجود بچی کچھی اسلامی تہذیب کو لادینیت پر مبنی تہذیبوں کی یلغار کا سامنا ہے۔ انٹرنیٹ، ٹی وی چینلز اور موبائل فون جیسے ذرائع نے فاصلوں کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے اور دنیا بھر کے معاشرے تیزی سے ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے لگے ہیں دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے اور تہذیبوں کے ایک دوسرے پر اثرات بھی تیز تر ہو گئے ہیں ان اثرات کے نتیجے میں مذہبی معاشرے خود اپنی تہذیب کے اخلاقی پہلوؤں سے دامن چھڑا چکے ہیں۔ لاہور اور اسلام آباد میں نائٹ کلب میں ہماری نوجوان نسل اسلامی اور مشرقی روایات کی دھجیاں بکھیرتی نظر آرہی ہے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے پاکستان میں ایسی حدبندی نافذ کی جائے جس سے کم از کم ہماری نوجوان نسل محفوظ رہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اسلامی معاشرے میں زندگی گزارنے کے اصول اگر اسلام کے منافی ہوں گے تو معاشرے میں بدامنی اور بے چینی خود بخود پیدا ہو جائے گی۔ مندرجہ بالا تمام مسائل کا اثر ملک کی معیشت پر پڑتا ہے جس کی وجہ سے مزید مسائل کے پیدا ہونے کی راہ ہموار ہو جاتی ہے اور معاشرہ نت نئے مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔ غربت، شہر بندی، مفلسی، بے روزگاری، کرپشن، رشوت خوری، دہشت گردی یہ تمام مسائل پاکستان کی جڑوں میں بیٹھ چکے ہیں پاکستانی معاشرہ کو پر امن اور پر سکون بنانے کے لیے تمام معاشرتی مسائل سے چھٹکارا پانا بے حد ضروری ہے۔

سفارشات:

معاشرے میں جہالت، مفلسی اور غربت کے خاتمے کے لیے تعلیم عام کی جائے۔

اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے علاوہ ازیں اسلام کی عملی کوششیں کی جائے۔

گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ سے متعلقہ اسلامی معلومات کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

مذہبی رہنماؤں اور ماہر نفسیات کو خودکشی کے خاتمے کے لیے اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔

فرسودہ رسم و رواج کے خاتمے کے لیے مؤثر قانونی اقدامات کیے جائیں۔

خواتین کے حقوق کو یقینی بنانے کے لیے اسمبلی میں قانون سازی کی جائے جو اسلامی روایات کی عکاس ہو۔

میڈیا کے پروگراموں کو صحت مندانہ بنیادوں پر نشر کرنے کی اجازت دی جائے تاکہ منفی خیالات کے فروغ کو روکا جاسکے۔

خواتین کی عزت و جان کے تحفظ کے پیش نظر عوامی آگاہی دینے کے لیے ذرائع ابلاغ سمیت ہر مؤثر طریقہ استعمال کیا جائے۔

حکومت معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں فعال کردار ادا کریں۔

خواندہ اور ناخواندہ افراد کے لیے روزگار کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

غیر قانونی ذرائع کا استعمال کرنے والوں کے خلاف قانی چارہ جوئی کی جائے۔

رشوت خوری کو کم کرنے کے لیے معقول تنخواؤں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

بچوں کی تربیت صحت مندانہ بنیادوں پر کی جائے اس مقصد کے حصول کے لیے والدین کے لیے تربیتی کورسز کا اہتمام کیا جائے۔

اقدام خودکشی کی روک تھام کے ضلع صوبائی اور ملکی سطح پر ورکشاپ منعقد کی جائے۔

خودکشی کے خاتمے کے لیے حکومت اور افراد معاشرہ کو فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔

خلاصہ بحث:

اسلام امن وسلامتی اور محبت ومروت کا دین ہے انسانی جان ومال اور عزت وآبرو کا تحفظ شریعت اسلامی کے اہم مقاصد میں ہے۔ اسلام ابتدائے آفرینش سے ہی انسان کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے اللہ تعالی نے دنیا میں انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا تا کہ خدائی احکامات کو دنیا میں پہنچانے کا کام بحسن خوبی عمل مرتب کیا۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر بنیادی انسانی حقوق کا چارٹر پیش کر کے انسانوں کے حقوق قیامت تک محفوظ کردیئے گئے۔ ''اهدنا الصراط المستقيم''(24) کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ایک واضح راستہ متعین کر دیا گیا جس پر چل کر انسان دنیاوآخرت میں فلاح پاتا ہے۔

انسانی تحفظ حیات کے پیش نظر پاکستان میں جمہوری طرز حکومت کی وجہ سے ہر شخص اپنی زندگی گزارنے کے لیے آزاد ہے کیونکہ صحت مند معاشرے کے قیام کے لیے زندگی کے ہر نظام میں توازن کا ہونا بے حد ضروری ہے اگر کسی وجہ سے یہ توازن درہم برہم ہو جائے تو معاشرتی انتشار کی صورت میں زندگی گزارنا محال ہو جاتا ہے اور معاشرہ انتشار وارفتراق کا شکار ہو جاتا ہے۔

خودکشی ایک ایسا فعل ہے جس کے ذریعے ایک انسان خود ہی اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی کا خاتمہ کرتا ہے خودکشی کے نظریات میں سے ایمائل ڈرخائم کا نظریہ خودکشی بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ایمائل ڈرخائم نے تمام حالات وواقعات کا باریک بینی سے کھوج لگا کر نظریہ خودکشی پیش کیا ہے۔

خودکشی کے ذریعے اپنائے جانے والے طریقہ کار میں خودکشی بذریعہ کالا پتھر بہت توجہ طلب ہے کیونکہ یہ پتھر بطور زہر استعمال ہوتا ہے۔ مضر صحت ہونے کے باوجود یہ مارکیٹ میں باآسانی دستیاب ہے اور اس کے فروخت پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔

تاریخ کے اوراق پلٹے جائیں تو معلوم ہو گا کہ خودکشی کا عمل روز اول سے ہی جاری وساری ہے۔ یونان، روم، چین، مصر، اسرائیل، امریکہ اور بھارت میں خودکشی کے عمل کو کافی سراہا گیا ہے اسی طرح مذاہب بدھ مت، جین مت، ہندومت، شنٹو ازم میں بھی اس کے شواہد ملتے ہیں ان مذاہب میں سے کسی نے مذہب کے نام پر خودکشی کی، کسی نے اپنے آقا سے وفاداری کو ثابت کرنے کے لیے تو کسی نے شوہر کے مرنے کے بعد اسی آگ میں جل مرنے کو فوقیت دی۔

گناہ کبیرہ میں شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ خودکشی ہے اور قرآن وحدیث میں سے ایک مکروہ فعل قرار دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلامی ممالک میں خودکشی کی شرح بہت کم ہے بحیثیت مسلمان ہر ایسے کام سے اجتناب کیا جاتا ہے جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی

کا ڈر ہو لیکن اس کے باوجود مسلمانوں میں خودکشی کا رجحان بہت تیزی سے پھیل رہا ہے آخر اس کی کیا وجوہات ہیں۔
کیا ہم اسلامی تعلیمات سے دور ہیں؟ کیا ہم صرف نام کے مسلمان ہیں؟ کیا عمل کی روح فنا ہو چکی ہے؟ کیا ہم میں حالات کا مقابلہ کرنے کی قوت کم ہوگئی ہے؟ کیا ہم زندگی کی آزمائشوں سے خوفزدہ ہیں؟ کیا دنیاوی جذبات ہم پر اس قدر حاوی ہو جاتے ہیں کہ اس زندگی کو ختم کرنے کو کوشش کرتے ہیں جو کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے:
''کل نفس ذایقة الموت''(25)
''ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔''
جب اللہ تعالیٰ نے مرنے کا وقت مقرر کیا ہے تو مرنے میں اتنی جلدی کیوں کی جاتی ہے کہ اپنے آپ کو دوزخ کے حقدار ٹھہرا لیتے ہیں اور کبھی نہ ختم ہونے والے عذاب میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔
موجودہ دور میں پاکستان نازک ترین دور سے گزر رہا ہے، سیاسی، معاشرتی اور مذہبی مسائل میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے ان میں خودکشی سرفہرست ہے۔ آئے دن اخبارات مردوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کی خودکشی کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ کسی نے غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی زندگی کا خاتمہ کیا تو کسی نے گھریلو مسائل سے دلبرداشتہ ہو کر خودکشی کرلی۔ اسی طرح پسند کی شادی کا نہ ہونا، امتحان میں مطلوبہ نتائج کا نہ آنا، کاروبار میں نقصان، پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے باوجود حصول ملازمت میں ناکامی وغیرہ ہے۔ یہ تمام سماجی مسائل جب انسان پر حملہ آور ہوتے ہیں تو وہ نفسیاتی پیچیدگیوں کا شکار ہو جاتا ہے اور نتیجتاً خودکشی کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔
معاشرتی انتشار کو پھیلانے میں میڈیا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ایسی خبریں نشر کرنے پر پابندی ہے جو کہ ذہنی تناؤ میں اضافے کا موجب بنیں۔ اس کے برعکس پاکستان میں ایسی تمام خبریں نشر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے انسانی ذہن پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور باقاعدہ مختلف پروگراموں کے ذریعے عوام میں معاشرتی نظام کو درہم برہم کرنے کا شعور پیدا کیا جاتا ہے لہٰذا خودکشی کا رجحان میڈیا کے ذریعے بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ پاکستانی ڈراموں میں خودکشی کو بہت ہی خوبصورت انداز میں پیش کیا جارہا ہے جس کی وجہ سے نوجوان نسل خودکشی جیسے فعل کو سرانجام دینے میں جلد بازی کا مظاہر کرتی ہے۔ تمام مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے حتی الامکان لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے جس میں حکومت کا کردار بہت ہی اہم ہے۔ حکومت کی معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں عدم دلچسپی کی بنیادی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ تمام حکومتی کارندے ملکی مفاد پر ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ حکومت کی عدم دلچسپی کی بدولت یہ مسائل پاکستانی معاشرے میں اپنی جڑیں مضبوط کر رہے ہیں۔ ان مسائل کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے ایک لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ بنیادی اسلامی تعلیمات کو نصاب کا حصہ بنایا جائے جس میں گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ کو فوقیت دی جائے۔ تاکہ انسان میں سزا و جزا کا تصور بچپن سے ہی مستحکم بنیادوں پر انسانی دماغ میں محفوظ ہو جائے پھر انسانی زندگی کی مشکلات کا دلیری سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ لوگوں میں حالات سے مقابلہ

کرنے کا شعور پیدا کیا جائے۔ میڈیا کے پروگرام صحت مندانہ بنیادوں پر مشتمل ہوں۔ حکومت ملکی مفاد کو مد نظر رکھ کر ترقیاتی پروگراموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرے۔ حرف آخر پاکستانی معاشرے میں خودکشی جیسے سنگین فعل کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے معاشرے کے تمام افراد کو فعال کردار ادا کرنا چاہیے تاکہ ہماری نسلیں اس قبیح فعل سے باز رہ سکیں۔

مصادر ومراجع

۱۔ المائدہ۵: 32

۲۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی، السنن، کتاب الفتن، باب حرمة دم المومن وماله، مطبع دارالفکر، بیروت، 1395ھ، حدیث 3933

۳۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الحج، باب الخطبة ایام منی، حدیث 620

۴۔ ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن ضحاک، السنن، کتاب الدیات، باب الحکم فی الدماء، مطبع داراحیاء التراث، بیروت، حدیث 1398

5.Eric Marques, Why suicide, Ali Fareed Printer, Lahore, 2008, P:17

6.www.dictionary.combridge.org

7.Choron Jacgues, Suicide, New York, 1972, P:10

8.Durkheim, Le Suicide, Alcan Printers, paris, 1897, P:110

۹۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس پر دلیل قائم ہو کہ جو شخص ان بڑے گناہوں میں سے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کرے جس پر دنیا میں حد نافذ کی جائے جیسے زنا، قتل اور چوری ہے جس کے ارتکاب پر آخرت میں عذاب، غضب، یا تہدید وڈراوے کی وعید سنائی گئی ہے ہو تو ایسا گناہ کبیرہ گناہ ہے۔

۱۰۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة، باب رمی المحصنات، حدیث ۶۸۵۷

۱۱۔ النساء ۳۰-۲۹:۴

۱۲۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، حدیث ۴۵۹

۱۳۔ ایضا، کتاب الادب باب من اکفر اخاه بغیر تاویل فهو کماقال، حدیث ۲۲۶۴

۱۴۔ سحری، انعام الرحمن، خودکشی، 157 سی گلبرگ فیصل آباد، س ن، ص ۱۴۰

۱۵۔ قادری احمد، فتاوی رضویہ، مطبعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور، 1991ء، ۱۴۸/۴

۱۶۔ نووی، ابوزکریا، شرح مسلم، مطبع داراحیاء التراث، بیروت۔ ۱۳۹۲ھ، 1/۱۲۵

17. Dr M Farooq, Social Research tehory waqas printing press, 2013, P.274

۱۸۔ تگہ، عبدالحمید، عمرانی نظریہ وتحقیق، پرنٹر نصاب پریس لاہور، ۲۰۱۳، ص ۲۸۲

۱۹۔ ایضا: ص ۳۰۸

20.Government of Pakistan 2012-2013 Economic Survey of Pakistan.

۲۱۔ تگہ عبدالحمید، عمرانی نظریہ تحقیق، ص ۳۸۱

۲۲۔ البقرۃ ۱۸۸:۲

۲۳۔ طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الصغیر، طبع المکتب الاسلامی، بیروت ۱۹۸۵ء، 1/۵۸

۲۴۔فاتحہ ۱:۵

25۔آل عمران 158:3

Refrences

1. Al maida 5:32
2. Ibna maja, Abu Abdullah Muhammad bin Yazeed qazwini, Al sunen, Kitab-ul-Fatah, chapter hurmat dm al-momina wa malaho, matba dar-ul-fikar, Berut, 1995, 3933
3. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Aljami-al-sahi, kitab-ul-Haj, chapter, alkhutaba Ayyam manni, 620
4. Tirmidhi, Abu-Isa Muhammad bin Isa, Al sunan, kitab-ul-diaat, chapter, Al hukam fi al oama, matba, dar hayya al-Tars, berut, 1398.
5. Eric Marques, Why suicide, Ali Fareed Printer, Lahore, 2008, P:17
6. www.dictionary.combridge.org
7. Choron Jacgues, Suicide, New York, 1972, P:10
8. Durkheim, Le Suicide, Alcan Printers, paris, 1897, P:110
9. The major sin is that on which the argument is based that the punishment for these sins has been fixed by Allah.
10. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al jami-al Sahi, kitab-ul-Moharbeen min-ul-khufar wal-radata, chapter Rami al mohsanat, 2857.
11. Al-Nisa 4:29-30
12. Bukhari, Muhammad bin Ismail, Kitab ul-Janaiz, Chapter ma ja-fi-Qatal al nafs, 459
13. Ibid, kitab-ul-Adab, chapter maan akfra akha-ho bigher taweel, 2264
14. Sahri, Inam-ur-Rahman, Khudkhushi mataba, 157 C gGulbarg Faisalabad, san-nidard, Page 140
15. Qadri, Ahmad, Fatwa Rizwan, mataba Raza Foundation, Lahore, 1991, book 4, page 48
16. Navvi, Abu zikria, Sharah Muslim, Matba dar-Ahya al taras, Berut, 1392, book 1, page 125
17. Dr. M Farooq, Social Research theory, matba, Waqas printing press, 2013, P: 274
18. Taga, Abdual Hameed, Imrani Nazria Tahqeeq, matba printer, Nasab press Lahore, 2013, Page 282
19. Ibid, Page 308
20. Government of Pakistan 2012-2013 Economic Survey of Pakistan.
21. Tiga, Abdul Hameed, Imrani Nazria Tahqeeq, Page 381
22. Al Baqra 2:188
23. Tabraani, Sulman bin Ahmad, Al muajam al sager matba Al maktb, Al Islami, Berut, 1985, Book 1, Page 57
24. Al Fatiha 1:5
25. Al-Imran 3:185